''دعوات حق'' کی پہلی دو جلد ضخامتِ صفحات کی وجہ سے اب تین جلدوں پر پھیلائی گئی ہیں اور چوتھی جلد کے اضافہ کے ساتھ یہ مجموعہ وعظ وارشاد اب چار ضخیم جلدوں میں طالبین رشد وہدایت اور اصحاب علم ودانش کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے، کیا عجب کہ دیگر خطبات (جن کا ایک بڑا ذخیرہ مسودات کی شکل میں محفوظ ہے) کی ترتیب وتدوین واشاعت کی توفیق بھی بارگاہ ایزدی سے نصیب ہوسکے وما ذلك علی اللّٰہ بعزیز کہ یہ سب اُسی کی کرم نوازی کا کرشمہ ہے ورنہ ہم کیا کہ کوئی کام ہم سے ہوتا۔ جو کچھ ہوا، ہوا کرم سے اس کے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

(۳) دارالعلوم حقانیہ اور ردِ قادیانیت

استعماری قوتوں اور اسلام دشمن لابیوں نے امت مسلمہ کی وحدت و سالمیت ،نظریاتی یکجہتی اور سیاسی قوت کوختم کرنے کیلئے جوحربے استعمال کئے ،اس میں فتنہ قادیانیت سب سے نمایاں ہے، جس کی بنیاد ننگ ملت، غدار دین مرزا غلام احمد قادیانی نے رکھی، مذہبی لحاظ سے یہ ''بہائی فرقے'' کا ہندی ایڈیشن تھا' جس کو برطانوی سامراج نے آب و دانہ مہیا کیا اور یہودی آقاؤں نے پروان چڑھایا،مرزا قادیانی نے مصلح ، مجدد،مہدی،مسیح موعود، نبی رسول ،موعود اقوام عالم، کرشن جیسے متضاد ،متفرق دعوؤں کا ملغوبہ تیار کرکے اپنی ذات کو اسکے گرد گھمایا، ہندوستان میں پیدا ہونے والے مذاہب ، ہندومت، بدھ مت، سکھ مت وغیرہ کے بانیوں کو سب وشتم کا نشانہ بنایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف بکواسات کا طومار باندھا، جہاد کی تنسیخ ،برطانیہ کی اطاعت اور اسلامی ریاستوں کی پامالی کے لئے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے۔

مگر اس فتنے کا سب سے بڑا نشانہ دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ختم نبوت تھا، جس کی آڑ میں انہوں نے سید الکائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی توہین وتحقیر میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ایک طرف اس فتنہ کی سنگینی ،مگر دوسری طرف مسلمانوں کے حساس، عاقبت اندیش اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار قائدین جن کو اللہ تعالیٰ نے فتنہ مرزائیت کے بارے میں دل بینا اور شرح صدر سے نوازا تھا، انہوں نے اس صدی کے آغاز ہی سے علمی ،فکری ،سیاسی اورعوامی ہرمحاذ پر پورے شدومد سے اس کے سیاسی، مذہبی،معاشرتی اور بین الاقوامی خطرات سے عالم اسلام اور اس کے حکمرانوں کو آگاہ کرنا شروع کردیا،اور پُرخطر حالات میں بھی علم جہاد لہراتے رہے، انہیں للکارتے رہے اورامت مسلمہ کو اس مارِ آستین سے بچنے کے لئے جھنجھوڑتے رہے۔

ہزاروں علماء ،مفکرین ،زعماء، مصنفین ،مناظر، صحافی ،مبلغ اور لاکھوں عوام ان سارقین تاج وتخت ختم نبوت کا محاسبہ اور تعاقب کرنے کے لئے میدان جہاد میں کود پڑے، اور خواجہ یثرب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس ختم نبوت کیلئے اپنی زندگیاں تج دیں، جبکہ کئی سعادت منداس راہ میں کٹ مرکر بھی خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے اور شفاعت آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اورخوشنودی اولین وآخرین کی ابدی سعادت سے مالا مال ہوئے۔

دیگر مجاہدین ختم نبوت کی طرح اس تحریک میں دارالعلوم حقانیہ اور والد گرامی قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کا بھی بنیادی کردار رہا،۱۹۵۱ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت والد کے حکم پر یہاں تشریف لائے، اور ہزاروں لوگوں کے اجتماع میں فتنہ قادیانیت کا پردہ چاک کیا۔ یہاں سے تحریک ختم نبوت ایک نئے موڑ میں داخل ہوئی، جس کو حکومت وقت نے مجاہدین ختم نبوت کو جیل میں ڈالنا شروع کیا، ہزاروں لوگوں کو شہید کیا گیا، مگر یہ سلسلہ رُکا نہیں۔ اس طرح ۱۹۷۳ء میں والد ماجد نے سب سے پہلے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو اقلیتی گروہ قرار دینے کے لئے قرارداد پیش کی، جسے اسمبلی نے مسترد کیا مگر اکابر کی قربانیوں اور امت مسلمہ کے مومنانہ جدوجہد کے نتیجے میں۱۹۷۴ء میں گھٹنے ٹھیک دیئے اور دستور میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، اس دوران قومی اسمبلی میں مسلمان کی پہلی متفقہ تعریف کی سعادت بھی حضرت والدؒ کو نصیب ہوئی جبکہ ''ملت اسلامیہ کا موقف'' کی سیاسی حصے کی تیاری راقم کے حصے میں آئی' جس کو مفکر اسلام مفتی محمودؒ نے اسمبلی میں پیش کیا' پھر راقم نے اکابر امت کو اس فیصلے کے ذیلی تقاضوں کی طرف متوجہ کیا، جس کے جواب میں عالم اسلام کے جید اکابرین، مفکرین اور دانشور حضرات نے وقیع تجاویز ارسال فرمائے، اس طرح صدر ضیاء الحق کی مجلس شوریٰ سے توہین رسالت ایکٹ اور قادیانیت آرڈیننس کی منظوری بھی قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئی، جس میں بطور رکن مجلس شوریٰ کے ناچیز کی حقیر جدوجہد بھی شامل تھی۔

اس تمام جدوجہد میں ماہنامہ ''الحق'' نے بھی کلیدی کردار ادا کیا اور اب نصف صدی گزرنے پر بھی تعاقب وتردید کا یہ سلسلہ تا حال جاری ہے، اس پچاس سالہ جدوجہد اور تحقیقی مضامین کا انڈکس اس کتاب کے آخر میں شامل ہے، جو اس شجرہ خبیثہ کے ہر ہر پہلو پر سیر حاصل روشنی ڈال سکتا ہے، ارباب علم ودانش اور اصحاب تحقیق وریسرچ کے لئے یہ ایک بیش بہا خزانہ ہے، بہت اہم حصہ قادیانیت کے بارہ میں پارلیمنٹوں کی پارلیمانی آئینی اور دستوری جدوجہد سے متعلق ہے، جو یہ نشاندہی کرتا ہے کہ قادیانیوں کے بارہ میں یہ اقدامات وقتی ہیجان اور جذبات پر مبنی نہیں بلکہ دنیا میں رائج دستوری اور آئینی تقاضوں کے مطابق ہے، الحمدللہ کہ دارالعلوم حقانیہ کو اللہ تعالیٰ نے علم وتعلیم تدریس و دعوت سیاست و جہاد کے ہر ہر شعبہ میں خصوصی فضل وکرم سے نوازا ہے، تمام فرقِ باطلہ پرویزیت ،انکار حدیث ،تجدد واستشراق ،الحاد وبدعات کا کوئی فتنہ اس کے باطل شکن حملوں سے بچا نہیں، قادیانیت جیسا ایک ام الفتن فتنہ کب نظر انداز ہوسکتا ہے، ضرورت ان کوششوں کو مرتب اور اجاگر کرنے کی تھی، خوشی ہے کہ میرے دو عزیز زیرک قابل اصحاب علم وفضل تلامذہ مولانا انعام الرحمٰن شانگلوی اور مولانا محمد اسرار مدرس دارالعلوم حقانیہ نے بڑی محنت ،عرق ریزی ،نفاست اور جامعیت کیساتھ یہ کارنامہ انجام دیا، اللہ کرے یہ ان کے علمی تصنیفی خدمات کا بہترین آغاز ثابت ہو، اللہ تعالیٰ اس عجالہ نافعہ کو پوری امت کے افادہ اور استفادہ کا ذریعہ بنائے۔